جلاء القلوب

بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم

جواد الدولہ سید احمد خان بہادر عارف جنگ

کی تالیف کی ہوئی ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۵

ہجری میں جناب سید محمد خان بہادر کے

چھاپہ خانہ کے لیتھوگرافک پریس میں سید

عبد الغفور کے اہتمام سے دلی میں چھپی
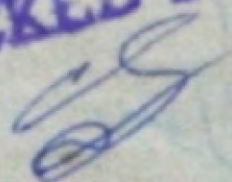
منصور حیدر راجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے
سیدنا محمد خاتم المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین
واصحابہ نجوم الدین افضل الاذکار ذکر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں سب سی اچھی یہ
بات ہی کہ اپنی پیارے نبی کا ذکر کیجیے اور ہم
روسکی نام پر دم دیجیے بیت دل وجانم

فدایت یا محمد سر من خاک پایت یا محمد

اللہم صل علی محمد و آل محمد سبحان اللہ کیا ذات پاک

رسول رب العالمین ہی کہ اوسکے جمال باکمال

سے عالم منور ہوا اور اوسکی قدوم میمنت

لزوم کی برکت سے زمین نے آسمان پر ناز کیا

نظم محمد کافرینش ہست خاکش ہزاران آفرین

بر جان پاکش چراغ افروز چشم اہل بینش

طراز کارگاہ آفرینش سر و سر خیل میدان

وفا را سپہ سالار و سر خیل انبیا را مرقع

برکش نہ بادہ چند شفاعت خواہ کار

افتادہ چند ریاحین بخش باد صبحگاہی

کلید مخزن گنج الہی صل علی کیون نہ ہم ناز کرین

اپنی مقبول نبی پر جسکی امت مین ہونے کی نبیون نے

آرزو کی اور اوسکی دربانی فرشتون نے

چاہی نماند بعصیان کسی در گرو کہ دارد چنین

سید پیشرو اللہ تعالی نے اوسکا نام

نبی الرحمہ رکھا اور اوسکی تئین امت کی

شفاعت کا اختیار دیا اوسکی اشارہ سے

شق القمر ہوا اوسکی ذات پاک سے چراغ

ہدایت روشن ہوا مژدہ ہو کہ ہمارے

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم

شریف محمد ہی یعنی اللہ اور جمیع مخلوقات نیکا

ممدوح اللهم صل وسلم علی محمد وآل محمد اور انکی
والد ماجد کا نام عبد الله اور انکی دادا کا
نام عبد المطلب اور انکے پردادا کا نام ہاشم
ہی اور آپ کی جناب والدہ ماجدہ کا اسم
مبارک آمنہ بنت وہب ہی کہ وہ بہی
قریشی ہین اور انحضرت صلی الله علیہ وسلم ربیع
الاول کے مہنی مین پیر کے دن پیدا ہوی ہین
اللهم صل وسلم علی محمد وآل محمد جس رات کہ
انحضرت صلی الله علیہ وسلم نے ظہور فرمایا
انوار الہی ظاہر ہوئی اور کسری کہ کافر دین
بہت بڑا عظیم الشان بادشاہ تہا اور ہزاروں

برس سے اوسکے گہرانے مین بادشاہی چلی
آتی تہی اوسکا محل لرزگیا اور چودہ کنگورے
اوسکے گر پڑے بیت چو بیتش در افواہ دنیا
فتاد تزلزل در ایوان کسری فتاد اور فارس
کا آتشکدہ کہ ہزار برس سے اوسمین آگ جلتی
رہتی تہی اور فارس کے آتش پرست اوسیکو پوجا
کرتے تہی دفعۃً بجہہ گئی اور ساوہ کے چشمہ میز
ایک بوند پانی نہ رہا اور حلیمہ بنت ابی
ذویب اور ثویبہ نے انحضرت صلی الله علیہ وسلم
کو دودہ پلایا اور ام ایمن نے اپ کو پالا
اللهم صل وسلم علی محمد وآل محمد جب کہ اپ کا سن

مبارک چار برس کا ہوا آپکی والدہ ماجدہ نے
انتقال فرمایا اور آپکے والد ماجد آپکے پیدا ہونے
سے پہلے رحلت فرما چکے تھے اور عبد المطلب
آپ کے دادا آپ کی پرورش کرنے لگے جب
کہ آپ اٹھہ برس اور دو مہینہ کے ہوئے آپکے
دادا نے بھی رحلت فرمائی پھر ابو طالب آپکے
چچا نے آپکی پرورش کی اللہم صل وسلم علی
محمد وآل محمد اور جب کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا سن مبارک بارہ برس دو مہینہ دس
روز کا ہوا اپنے چچا ابو طالب کے ساتھہ
آپنے شام کیطرف سفر کیا جب بصری مین پہنچے

ایک نصرانی فقیر نے کہ اوسکا نام بحیرا تھا
آپکو دیکھا اور جو بتی کہ کتابون سے اوسکو معلوم
تھے اون سے پہچانا اور انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے حاضر ہوکر آپ کا ہاتھہ پکڑا
اور کہا کہ یہہ اللہ تعالے کا رسول ہی اور خدا تعالے نے
آپکو بھیجا ہی کہ سب جہان پر رحمت عام ہو
اور بحیرا نے کہا کہ جب آپ یہان تشریف
لائے ہین اوسوقت سب درختون نے اور
پتھرون نے آپکو سجدہ کیا اور نبی کے سوا
اور کسیکو پتھر اور درخت سجدہ نہین
کرتے اور اپنی کتابون مین آپکی بہت سی

نشانیاں پاتا ہوں بعد اسکے ابو طالب نے
کہا کہ شام میں یہودی بہت سے ہیں انکا
وہاں لیجانا مناسب نہیں مبادا انکو ایذا
دیویں ابو طالب نے آپ کو اولٹا مکہ میں بھیجا
اللھم صل وسلم علی محمد وآل محمد بعد اوسکے
دوسری دفعہ میسرہ کے ساتھ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کیطرف کوچ
فرمایا جبکہ شام میں پہونچے ایک نصرانی
فقیر کے تکیہ کے پاس ایک درخت کے سایہ
میں اوترے اوس نصرانی فقیر نے کہا کہ اس
درخت کے نیچے پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں

میسرہ حضرت خدیجہ کے غلام ہیں ۱۲ منہ

اوترا اور میسرہ کہتا تھا کہ دوپہر کے وقت
جب گرمی کی شدت ہوتی تھی تو دو فرشتہ
آنکر آپ پر سایہ کرتے تھے اللھم صل وسلم
علی محمد وآل محمد جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سفر سے پھر کر حضرت خدیجہ
بنت خویلد سے نکاح کیا اور اس زمانہ
میں آپکا سن شریف پچیس برس کا تھا ۲۵
جب کہ آپ پینتیس برس کے ہوئے ۳۵
کعبہ کی عمارات کو درست کیا اور اپنے
ہاتھ سے حجر اسود کو رکھا اور جب کہ آپکی
عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالے نے

اب کے پاس جبرئیل کو بھیجا اور وحی نازل
کی اور ساری خلقت پر نبی کیا ظہور نبوت
کا زمانہ جب کہ قریب آیا تھا تو انکو تنہائی
اور خلوت پسند آتی تھی اور اکثر غار حرا میں
کہ اوسکو جبل نور بھی کہتے ہیں تشریف
رکھا کرتے تھے کہ یکایک غار حرا میں پیر کے
دن آٹھویں ربیع الاول کو ایک فرشتہ
وحی لیکر آیا اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم آپکو خوشخبری ہو کہ میں جبرئیل ہوں
اور اللہ تعالی نے میرے تئیں آپ پاس
بھیجا ہی اور تم خدا تعالی کے ساری خلقت پر

رسول ہو اور حضرت جبرئیل نے کہا کہ اقرأ
یعنی پڑھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا کہ میں پڑھا نہیں ہوں حضرت
جبرئیل نے آپکو بغل میں بھینچا اور پھر کہا
کہ اقرأ یعنی پڑھو آپنے پھر کہا کہ میں پڑھا
نہیں ہوں پھر حضرت جبرئیل نے آپکو
بغل میں بھینچا اسیطرح تین دفعہ حال گذرا
آخر تیسری دفعہ حضرت جبرئیل نے کہا کہ
اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ
الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

یعنی پڑہ اپنے رب کے نام سے جسنے بنایا بنایا
آدمی کو لہو کی پہٹکی سے پڑہ اور تیرا رب
بڑا کریم ہی جسنے علم سکہایا قلم سے سکہایا
آدمی کو جو نہ جانتا تہا ۔ اپنی پڑہا اور سب
حقیقت اور ماہیت کاینات اور ماوراے
کاینات کہل گئی اور باواز بلند الله تعالی
کا حکم پہونچانا اور سب آدمیونکو سیدہا راستہ
بتانا شروع کیا مکہ کے جاہلون نے
آپکی ایذا دینے کا ارادہ کیا اور شعب میں
انکو گہیر لیا کچہ کم تین برس تک آپ اہل بیت
سمیت اوسمیں گہرے رہے بعد اوس کے

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسمیں سے
نکلے اور اوس زمانہ میں آپکا سن
شریف انچاس برس کا تہا اسی کے بعد ابو
طالب نے انتقال کیا اور اس حادثہ کے
تین دن بعد حضرت خدیجہ نے رحلت
فرمائی پہر آپکی خدمت میں جن حاضر ہوئے
اور اسلام لائے جبکہ آپکا سن مبارک
اکیاون برس اور نو مہینہ کا ہوا آپکو
معراج ہوئی اور پہلی حضرت کو زمزم
اور مقام ابراہیم سے اوٹہاکر بیت المقدس
کو لیگئے اور براق کو حاضر کیا اور جناب

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم او سپر سوار ہوئے
اور آسمانونکی طرف تشریف لے گئے
اور عرش برین کو اپنی ذات پاک سے منور
کیا ❋ بیت ❋ رسولی کا سمان ایا یہ داد ہو
رکاب‌ش عرش را بیرایہ داد ہو اور وہان
جناب باری اور حبیب رب العالمین میں
وہ باتین ہوئین کہ دوسرے کو خبر نہین اور
پانچون وقت کی نماز فرض ہوئی اور جبکہ
انکا سن مبارک ترپن برس کا ہوا تب
دن اٹھوین ربیع الاول کو آپنے مکہ سے
مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی اور پیر کے

دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور وہان
دس برس تشریف رکھی پھر اس جہان سے
رحلت فرمائی اور اس عرصہ مین لوگونکی ہدایت
اور اللہ تعالی کے احکام کے رواج دینے کے
لئے ستائیس لڑائیان لڑے اور کفار بانیجار
کو مغلوب و مرعوب کیا منجملہ اونکے بڑی لڑائیان
بدر اور احد اور خندق اور بنی قریظہ
اور بنی المصطلق اور خیبر اور طائف
اور وادی القری اور غابہ اور بنی نضیر کی
ہین اور سوای اسکے قریب پچاس جگہ
فوج بھیجی مگر اب بذات مبارک وہان تشریف

قریظہ یہودیون کی ایک قوم ہی
مصطلق جذیمہ بن سعد بن عمر کا لقب ہی اور یہ گانے مین بہت خوش اور از نہایت خوش تھا اس کا یہ لقب ہوا
طائف شہر دکن کا نام ہی
وادی القری ایک جنگل کا نام ہی
غابہ حجاز مین ایک جگہ ہی
نضیر

ہین لیگئے اور ہجرت سے دسوین برس حج
کو تشریف لیگئے اور لوگونکو احکام حج کے
سکھلائے اس حج کو حجة الوداع کہتے
ہین کہ اسکے پیچھے حضرت علیہ الصلوٰة والسلام
کو پہر اتفاق حج کا نہین ہوا مگر پہلے دو بار
حج کیا تہا اور چار عمرہ کئے تہے اور یہہ سب
حج اور عمرہ ذیقعدہ کے مہینہ مین ہوئے تہے
اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے
کہ میرا نام محمد ہے اللہم صل علی محمد وآل محمد اور احمد
(بہی ہے اللہم صل علی محمد وآل محمد وبارک وسلم
اور ماحی بہی ہے کہ میری سبب سے اللہ تعالی

اسمای مبارک

کفر کو عالم سے نیست و نابود کرتا ہے اور
حاشر بہی ہے کہ قیامت مین سب سے پہلے
اٹہونگا اور عاقب بہی ہے کہ میری بعد کوئی
نبی نہین آئیگا اور بعضی روایتون مین آپکا اسم
شریف نبی الرحمة ونبی التوبہ ونبی الملحمة بہی آیا ہے
اللہم صل وسلم علی محمد خاتم النبیین وسید
المرسلین اور اللہ تعالی نے آپکو قران مجید مین
بشیر اور نذیر اور رؤف اور رحیم اور
رحمة للعالمین و محمد و احمد و طہ و یس و مزمل
و مدثر اور عبد جیسکہ سبحان الذی اسری
بعبدہ لیلا اور عبد اللہ جیسکہ انہ لما قام عبد اللہ

یاد کرو اور پڑھو ہمیشہ کہ اسکا ثواب بہت ہی ہے فرمایا

اللھم صل علی محمد ن الذی سمیتہ بشیرا و نذیرا و خطبتہ

رحمۃ للعالمین و سراجا منیرا و محمدا و احمد وطٰہٰ

ویٰسین و مزمل و مدثر و النبی و شہیدا و مبشرا

الف الف صلوٰۃ و سلام اور جناب پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت اور حسین

تھے انکا میانہ قد تھا سرخ و سفید رنگت تھی اور

انکا سینہ مبارک چوڑا تھا اور داڑھی خوشنما اور

تھی بیسا فاصلہ تھا اور انکے سر کی مبارک

کان کی لو تک پہونچتے تھے اور انکے سر

اور داڑھی میں کل بیس بال سفید تھے اور

اور انکا چہرہ مبارک چودھویں تاریخ کے چاند

سی بھی زیادہ روشن تھا اور انکا بدن نہ موٹا

تھا نہ بہت موٹا نہ بہت دبلا اگر جناب

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رہتے تو بہت

ہیبت اور رعب و شوکت معلوم ہوتی تھی

اور اگر آپ بات کہتے تو لطافت اور نرمی

ظاہر ہوتی تھی اگر کوئی انکو دور سے دیکھتا تو

کمال حسن و جمال نظر آتا اور اگر پاس سے

دیکھتا تھا تو ملاحت اور شیرینی معلوم ہوتی

تھی انکی باتیں بہت میٹھی میٹھی تھیں اور آپ

کشادہ پیشانی تھے اور باریک اور لمبی

بہوین تہین اور دونو ابرو مین کچہہ فاصلہ
بہی تہا اونچی بہت خوبصورت ناک تہی
دہانہ کشادہ تہا بہت خوبصورت دانت
بہت روشن اور صاف موتی سے
بہتر اور آپکی شانون کے بیچ مین مہر نبوت
تہی اور اوسمین یہہ الفاظ پڑہی جاتے ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جن لوگون نے
آپکو دیکہا تہا وہ کہا کرتے تہے کہ ہمنے کبہی
پہلے اور نہ پیچہے آپ کی مثل کوئی شخص دنیا
مین نہین دیکہا اور آپ بہت وسیع الاخلاق
تہے کسی پر خفا ہوتے تہے اور اپنی ذات

کے لیے کبہی بدلا نہ لیتے تہے مگر جو شخص
کہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا تہا اوس سے بدلا
صرف خدا تعالی کے لیے لیتے تہے اور جبکہ آپ
خفا ہوتے تہے تو کسی شخص کو آپکی خفگی اوٹہانیکی
طاقت نہ تہی اور آپ سب سے زیادہ اور سب سے
زیادہ سخی اور نیک تہے جس شخص نے
جو چیز مانگی اوسیوقت آپنے وہ دیدی اور
کبہی نہین کہا کہ مین نہین دیتا اور رات کو
آپکی گہر مین ایک کوڑی بہی نہ رہتی تہی اور اگر
اتفاق سے رہ جاتی تہی تو جب تک وہ
خرچ نہوتی آپ دولتخانہ مین تشریف نہ لاتے

تھے اور بہت کمال سے آپ جو چیز کہ سستی
ہوتی تھی جیسی کہ جوار اوس میں سے ایک برس
کی خوراک کے موافق اپنے اہل بیت کے واسطے لیتے
تھے اور باقی سب لوگوں کو بانٹ دیتے تھے
اور اپنی حضر میں بھی مسافروں اور فقیروں کو
بہت ضیافت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ
اکثر پورا برس نہونے پاتا تھا کہ آپ کے پاس
کچھ نہ رہ جاتا تھا اور قرض کی حاجت ہوتی
تھی اور آپ بہت سی بات فرمایا کرتے تھے
اور جس سے جو اقرار کرتے تھے اوسکو ٹھیک
پورا کرتے تھے اور آپ بہت با حیا تھے

آپکی نگاہ ہمیشہ نیچی رہتی تھی اور دیکھتے تو کن
انکھیوں سے دیکھتے اور حضرت کا علم
اور تواضع بھی حد سے زیادہ تھا جو شخص
غریب امیر ازاد آپکی دعوت کرتا تھا اوسکو
قبول کر لیتے تھے اور سب خلق خدا پر حد سے
زیادہ شفیق تھے بلی کے پانی پینے کے لیے برتن
کو جھکا دیتے تھے اور جب تک کہ وہ خوب
نہ پی لیتی تھی اوس برتن کو نہ ہٹاتے تھے اور
حضرت بہت پاکیزہ طبیعت تھے کچھ لہو و
حرص آپکی دل میں نہ تھی اور جو شخص کہ آپ کو
پہلے پہل دیکھتا تھا اوسکی دل میں رعب

ہمیشہ جاتا تھا اور جو شخص کہ ہمیشہ اونکی صحبت
مین حاضر رہتا تھا اوسکو آپ سے نہایت
محبت اور عشق ہو جاتا تھا کہ آپ اپنے
یارون کو بہت دوست اور بہتر رکھتے
تھے اور انکے سامنے کبھی پاؤں تک نہ پھیلاتے
تھے اگر آدمیون کی کثرت سے جگہ تنگ ہو جاتی
تھی تو آپ اونکے لئے جگہ کشادہ کر دیتے
تھے اور اکثر یار ہی آپ پر دل و جان سے
تصدق و فدا اور پروانہ کی طرح اپنی جان
دینے کو حاضر تھے اگر آپ کوئی بات ارشاد
کرتے تھے تو خاموش اوسکو سنتے تھے

اور اگر کچھ فرماتے تھے تو اسکو جلد بجا لاتے
تھے اور جس سے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ملاقات کرتے تھے پہلے آپ ہی
سلام علیک کرتے تھے اور زیبایش
و تجمل سے اپنی یارون کی ملاقات فرمایا
کرتے تھے یعنی کپڑے پہنتے اور ریش مبارک
مین کنگہی کرتے اور اپنی یارون کی خیر و عافیت
پوچھتے رہتے تھے اگر کوئی بیمار ہوتا تھا
اوسکی خبر لینے کو تشریف لیجایا کرتے تھے
اور جو سفر کو جاتا تھا اوسکو دعا دیتے
تھے اور جو مر جاتا تھا اوسکے لئے انا للہ

وانا الیہ راجعون فرماتے تھے اور قوم کے
شریفوں کی بہت دلجوئی فرماتے تھے اور اہل
فضل و کمال کو بہت عزیز رکھتے تھے اور سب
خندہ پیشانی ملا کرتے تھے اور ہر عذر خواہ کا
عذر قبول کر لیتے تھے اللھم صل علی صاحب [illegible]
صلوٰۃ کا ہوا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ
کہتے تھے کہ میں نے دس برس جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت کی خدا کی قسم حقیقی میں بہت
کہ میں نے سفر و حضر میں آپکی کی دس سے
زیادہ آپنے میری خدمت کی ہے اور کبھی مجھے
تجھ پر اف تک نہیں کہا اور جو کام کہ میں

کر نہ سکا تھا کبھی نہ فرماتے تھے کہ یہ کیوں کیا
اور جو نہ کر سکا تھا اوسکو بھی کبھی نہ فرماتے تھے
کہ کیوں نہ کیا ایک دفعہ سفر میں اپنے گوسفند
پکانے کے لیے ارشاد کیا ایک شخص نے کہا اسکو
ذبح میں کرونگا دوسرے نے کہا کہ اسکو پاک
میں کرونگا تیسرے نے کہا کہ اسکو میں پکاؤن
گا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لکڑیاں میں جنگل سے لاؤنگا سب نے عرض کیا کہ
یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام ہم ہی تمام
کر لینگے آپنے فرمایا کہ میں یہ بات جانتا ہوں
کہ یہ کام تم ہی کرلوگے مگر میں یہ بات نہیں

جاتا تھا کہ نعمت اپنی نہیں بڑا بنا ہی رکھوں کر اللہ
تعالی اپنے بندہ سے اس بات کو برا جانتا ہے
کہ اپنا اور غیروں کی برائی چاہے اور جب آپ
کسی مجلس مین جاتے تھے تو جہان جگہ ہوتی
اتی وہین بیٹھہ جاتے تھے یہہ ارادہ نکرتے
تھے کہ سب کے اوپر جا کر بیٹھون اور جو شخص
کہ آپکے پاس حاضر ہوتا تھا اوسپر ایسی
نظر عنایت اور التفات فرماتے تھے کہ وہ سمجھہ
یہی بات جانتا تھا کہ مجھہ سی سوا اور کسی پر
اتنی عنایت نہین اور فقیرون کو بہت چاہتے
اور اونہین بہت بیٹھا کرتے اور اونکے جنازہ

کے ساتھہ جاتے اور مہمان کی بہت خاطر
داری کرتے اور اپنا کام اپنے ہاتھہ سے کرتے
اور نماز پڑھنی مین یہہ رقت و بکا غالب ہوتی
کہ اونکی سینہ مبارک سی آواز ہانڈیا کی سی جیسی
آتی اور آپ روزہ بہت رکھا کرتے اور جب
جب سوتے تو آپ کا دل جاگتا رہتا اور جو کوئی
کچھہ کہتا تو سن لیتے اور آپ صدقہ کا مال کو
نہ کھاتے تھے اور جو کوئی تحفہ لاتا تو لے لیتے
اور اوسکی بہت سلوک کرتا اور خدا تعالی نے
آپ کو ساری جہان کے خزانون کی کنجیان عنایت
کین پر آپنے نہ لین اور آخرت ہی کی نعمتین اختیار

گہی اور آپ تین انگلیوں سی کہانا نوش فرمایا
کرتے تھے اور آپ نے جو کی روٹی چہوہارے
اور خربوزہ کو کہجور سی ساتھ تناول فرمایا ہی اور سرکہ
اور روٹی کہانا کر آپنی فرمایا ہی کہ روٹی کے
ساتھ کہانے کی چیزوں سے بہتر سرکہ ہی اور آپکو شہد
اور میٹھا بہت بہاتا تھا اور آپ بیٹھ کر
تین دم میں پانی پیتے تھے ایک دفعہ آپنے
دودہ نوش فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر کوئی
کہانے کی چیز کہاوے تو کہے اللّٰہم اطعمنا خیرا منہ
اور جبکہ دودہ پیئے تو کہے کہ اللّٰہم بارک لنا فیہ
وزدنا منہ اور فرمایا کہ دودہ کے سوا ایسی اور

کوئی چیز نہیں کہ کہانے پینے دونوں چیزوں کی کفایت
کرے اور آپ بیشتر پشمینے کی پوشاک پہنتے تھے
لیکن کچہہ تکلف نفرماتے تھے اور آپکی نزدیک
کرتہ سب سی اچہی پوشاک تہی اور جبکہ آپ
کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے تو فرماتے تھے اللّٰہم
لک الحمد کما البستنہ واسئلک خیرہ وخیر ما صنع
لہ اور سبز پوشاک سے بہت خوش ہوتے
تھے اور عمامہ باندہتے تھے اور اسکا
سرا شملہ کی طور پر دونوں شانوں کی بیچ
میں لٹکا دیتے تھے اور آپ کبہی داہنے ہاتہہ
کی چہنگلیا میں اور کبہی بائیں ہاتہہ کی چہ

اونکیا مین چاندی کی انگوٹھی پہنی تہی جس پر
محمد رسول اللہ کندہ ہوا تہا اور آپ کو خوشبو سے
بہت رغبت اور بدبو سے کمال نفرت تہی
تہے اور غالیہ اور مشک اور عود اور کافور
کو استعمال کرتے تہے اور آئینہ بہی دیکہا کرتے تہے
اور آپ تین دفعہ داہنی آنکہہ مین اور دو دفعہ
بائین آنکہہ مین سرمہ لگایا کرتے تہے اور سفر
مین اونکی پاس ہمیشہ تیل اور سرمہ اور آئینہ
اور کنگہی اور قینچی اور مسواک اور سوئی تاگا
رہتا تہا اور آپ کبہی کبہی مزاح بہی فرماتے
تہے مگر اوسمین جو بات کہ ارشاد ہوتی تہی درست

صحیح ہی ہوتی تہی جیسا کہ ایک دفعہ جناب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض
کیا کہ میری تئین اونٹ پر سوار کر دو آپ نے فرمایا
کہ تیری تئین اونٹنی کے بچے پر سوار کرینگے
اوس شخص نے عرض کیا کہ مجہی بچہ اوٹہا سکیگا
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اونٹ بہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے اور ایکدفعہ
ایک عورت نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم میرا خاوند بیمار ہے اور آپکو بلاتا ہے
آپ نے فرمایا کہ تیرا خاوند وہی ہے کہ جسکی آنکہہ

میں سفیدی ہے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
سفیدی سے وہ سفیدی مقصود تھی جو سب کی
آنکھ میں ہوتی ہے کہ وہ عورت نہایت گھبرائی اور جاکر
اپنے خاوند کی آنکھ کو گھور کر دیکھا اوسکے خاوند
نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو میری آنکھ
کو گھورتی ہے اوسنے جواب دیا کہ جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا ہے کہ تیرے
خاوند کی آنکھ میں سفیدی ہے اوسنے کہا
کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اوسکی آنکھ
میں سفیدی نہو اور جناب پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے خدیجہ بنت

خویلد سے نکاح کیا اور بعد اوسکی سودہ بنت
زمعہ اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ اور حفصہ
بنت عمر فاروق اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان
اور ام سلمہ اور زینب بنت جحش اور جویریہ
بنت حارث اور صفیہ کہ وہ حضرت ہارون
پیغمبر علیہ السلام کی اولاد سے تھیں اور میمونہ
اور زینب بنت خزیمہ اور ایکی اولاد میں سے
حضرت قاسم تھے اور انہیں کے نام سے ایکی
کنیت تھی اور اسی واسطے اُنکو ابو القاسم
کہتے تھے اور عبد اللہ کہ طیب اور طاہر
اونہیں کا لقب تھا اور زینب اور رقیہ

بادشاہ پاس بھیجا وہ بھی ایمان پر مشرف ہوا
تھا پر اوسکی قوم نے نہ مانا اور کچھ ڈر سے وہ
ایمان نہ لایا عبد اللہ بن حذافہ کو خسرو فارس
کے بادشاہ کے پاس بھیجا تھا اوس مردود نے
حضرت کے نامہ مبارک کو چاک کر ڈالا حضرت نے
اوسکے حق میں بد دعا کی کہ وہ ہلاک ہوا ::
بیت :: درید آن نامہ گردن شکن را :: نہ
نامہ بلکہ نام خویشتن را :: علاء بن حضرمی کو بحرین کے
بادشاہ کے پاس بھیجا اور وہ ایمان بھی لایا
اور لکھنے والے حضرت کی سرکار میں بہت
تھے چار ون خلیفہ اور عبد اللہ بن ارقم

و ابی بن کعب و ثابت بن قیس و زید بن ثابت
و معاویہ اور اونکے سوا بہت اصحاب تھے مگر وہ اصحاب
کہ جن پر بہت عنایت تھی اور اونکے خاص اصحاب
تھے وہ یہ ہیں ابو بکر صدیق عمر فاروق عثمان
غنی علی مرتضی حمزہ اور جعفر اور ابوذر اور مقداد
اور سلمان اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود
اور عمار اور بلال اور جو لوگ کہ عشرہ مبشرہ
ہیں اور اونکو بہشت میں جانے کی خوشخبری
دی تھی وہ یہ ہیں ابو بکر صدیق
عمر فاروق عثمان غنی
علی مرتضی اور سعد بن ابی وقاص

اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمٰن بن عوف
اور طلحہ بن عبید اللہ اور عبیدہ بن جراح اور سعد
بن زید اور حضرت کی سرکار مین دس گھوڑے
اور بیس اونٹنیان دو دودھ والے اور
سو بکریان تهین اور تین تلوارین اور چار کمانین اور
ایک ترکش اور ایک سپر اور دو زرہ اور
ایک خود تها اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہزار ہا معجزات ظہور مین آئی ہین اور جو معجزہ
کہ سب نبیون مین تهے وہ انکی ذات با
برکات سے ظاہر ہوتے تهے اونکا احاطہ ممکن
نہین مگر تهوڑا سا اونکا حصہ معلوم ہو سکے

ہتهیار

معجزات

جاتے ہین سب سے بڑا معجزہ کلام اللہ ہے
کہ کیسا ہی عالم فاضل فصیح بلیغ ہو دیکی
چهوٹی سی چهوٹی ایک سورہ کی برابر نہین کہہ
سکتا اور باوجودیکہ آپ کچھ پڑہے ہوے
اون باتونکی جو ہوچکین اور ہونگی خبر دی اور
سب سچ ہی اور آپکی انگلی کے اشارہ سے
شق القمر ہوا کہ کسی نبی سے ایسا معجزہ ظہور مین
نہین آیا اور ایک دفعہ آپنی بکری کے
جو سٹے بچے کی پیٹ پر ہاتہ پھیرا اور
باوجودیکہ وہ بچہ تهی مگر فی الفور اوسنی دودہ
دیا اور آپنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دعا دی

تھی کہ انکی سبب اسلام کو رونق ہو اور اسیطرح
ہو کہ انکی خلافت میں جتنی رونق اسلام کو ہوئی
فتح بلاد ہوئی کسی خلیفہ کے وقت میں اب
نہوا اور ایک دفعہ قتادہ بن النعمان کی
انکھہ میں زخم لگا اور انکھہ نکل کر انکی ہتیلی پر آپڑی
اپنی دست مبارک سے اسی کو لیکر انکھہ میں لگادی
انکھہ اچھی خاصی دوسری انکھہ سے اچھی ہو گئی
اور ایک دفعہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک اعرابی کو مسلمان ہونیکے لئے
کہا اوسنے کہا کہ کوئی گواہ لاؤ آپنے فرمایا
کہ یہہ درخت گواہ ہی اور درخت کو کہا کہ

آگے آ وہ درخت آگے آیا اور تین دفعہ
بآواز بلند گواہی دیکر جہان کا تہا وہیں چلا گیا
اور جسدن کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو نبوت ہوئی اوس دن جتنے درخت اور
پتھر وغیرہ تھے سب نے باواز کہا تھا کہ السلام
علیکم یا رسول خدا اور ایک دفعہ جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرنی نے
ہرن کہا کہ میرے تئیں قید سے چھوڑ دو میرے بچے
ہیں انکو دودھ پلا کر پھر آجاونگی اسکو
چھوڑ دیا اور اوسنے اوسی ہرن کی طرح اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ

پر یا اور ایک دفعہ ایک شخص ایمان لایا اور پہر
کمبخت مرتد ہوکر پہر گیا اور کافروں سے
جا ملا بعد اوسکے مرگیا جبکہ آپ کو اوسکی مرنے کی
خبر ہوئی آپنے فرمایا کہ زمین اوسکو قبول نکریگی
ایسا ہی ہوا کہ جب اوسکو دفن کرتے تھے
زمین اوگل دیتی تھی اور ایک دفعہ حضرت
کی انگلیوں سے ایسا پانی جاری ہوا کہ چودہ سو اوسسے
ادمیوں نے پیا اور وضو کیا یہہ معجزہ کئی بار ہوا ہے
اور جبکہ مکہ کی فتح ہوئی تھی اور سب مسجد الحرام
میں داخل ہونے میں تو کعبہ کے گرداگرد سب بت لٹکتے
تھے اب کی دست مبارک میں ایک چہوٹی سی

چہڑی تہی اوس سے آپ اشارہ کرکے فرماتے
تہے کہ جاء الحق وزہق الباطل وہ بت
آپ سے آپ گرپڑتے تہے اور اسطرح سے
ہزاروں معجزے ہیں کہ اونکا حد و حصر نہیں ہو سکتا
ہجرت کے دسویں برس جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے آپ حج کرنیکا ارادہ کیا اور سب
لوگوں کو خبر پہونچائی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم حج کو تشریف لیجاتے ہیں یہہ خبر
سنکے ہزاروں ادمی مدینہ میں جمع ہوئے
اور اس سفر میں اسقدر لوگ جمع ہوگئے تہے
کہ حد اور شمار سے باہر تہے جہاں تک نگاہ جاتی

حجۃ الوداع

آدمی ہی آدمی دکھائی دیتے تھے اور اس
حج کا نام حجۃ الوداع ہی اسواسطے کہ جناب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں سب لوگوں
سے سفر آخرت کے لئے رخصت ہوئے ہیں اور فرمایا
تہا کہ مجھہ سے اپنی طریق اور راہیں سیکھہ لو شاید
میں اگلے برس حج میں نہوں اور جیتا نہ رہوں
غرض کہ ذیقعدہ کی پچیسویں کو آپنے غسل فرمایا
اور کنگھی کی اور تیل ڈالا اور خوشبو لگائی اور احرام
کے کپڑے پہنکے دولت خانہ سے باہر نکلے اور مدینہ
منورہ میں ظہر کی نماز پڑہی اوسکے بعد ذی الحلیفہ میں پہنچے
اور عصر کی نماز قصر کرکے پڑہی اور احرام باندہکے

لبیک فرمایا اور اپنی اونٹنی پر کہ قصوا اوسکا
نام تہا سوار ہوئے اور منزلوں کو طے کرکے
ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کے وقت اتوار کے
دن مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اللھم صل علی محمد
وآل محمد جب کہ آپ مکہ معظمہ کے پاس پہونچے
آپنے تین دفعہ جلدی جلدی طواف کیا اور
چار دفعہ آہستہ آہستہ طواف کیا اور جب
آپ حجر الاسود کے پاس پہونچتے تھے اوسوقت
بوسہ دیتے تھے اور کبھی پیشانی رکھتے تھے
اور بعد اوسکے بوسہ دیتے تھے اور فرماتے
تھے کہ بسم اللہ واللہ اکبر بعد اوسکے آپ کوہ

صفا پر تشریف لے گئے اور یہ آیہ پڑہی کہ
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ اور اُس
جنگل میں آپ سوار ہوکر پہرے بعد اسکے
آپ نے حکم کیا کہ جو لوگ ہدی اپنی ساتھ نہیں
لائے ہیں وہ حج کی نیت سو فسخ کریں عمرہ
کرکے تمام کریں اور احرام سے نکل آویں جب
ترویہ کا دن یعنی ذی الحجہ کی آٹہوین تاریخ ہوئی
تو آپ منا کی طرف متوجہ ہوئے اور وہاں
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز پڑہی
اور رات کو رہے اور صبح کی نماز پڑہ کر جب
آفتاب نکلا تو عرفات کی طرف روانہ ہوئے

اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پہونچنے سے پہلے نمرہ کیا جنگل میں کہ عرفات
کے پاس ہی خیمہ کہڑا کیا تہا آپ وہان اُتر
اور ٹہرے اور جب دوپہر ڈہل چکی نماز ظہر اور عصر
کی جماعت کے ساتھ پڑہی اور موقف کیطرف
کہ عرفات کے میدان میں ہے گئے اور وہاں دعا
اور ذکر کرتے رہے یہانتک کہ شام ہوگئی پہر
مزدلفہ کیطرف تشریف لیگئے اور رات
کو رہے اور صبح کی نماز پڑہ کے دن نکلے تک
مشعر الحرام میں ٹہرے اور بعد اسکے جمرۃ العقبہ
میں سات کنکریان پہینکے منا کی طرف روانہ

ہوتے اور ایام تشریق میں بہی ساتوں سات

کنکریاں پہنکتے رہے اور بقرعید کے دن اول وقت

قربانی کر کے کعبہ کے طواف کو روانہ ہوئے

اور سات دفعہ کعبہ کے گرد پہر کر طواف کیا بعدہ

میں آئے اور وہاں آب زمزم پیا اور منا

کیطرف تشریف لیگئے اور تشریق کے تیسرے

دن کوچ کیا اور محصب میں پہونچکر لشکر کو کوچ

کرنیکا حکم دیا بعد اسکے مدینہ منورہ میں داخل

ہوئے اور اسی حج کے دنوں میں الیوم

اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اور اسکے

بعد سورۂ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی تہی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر آخرت کی

خبر دی تہی اسواسطے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیبی صحابہ کے انتقال کے دن قریب ہونیکا حال فرمایا جیسا

اور جناب فاطمہ علیہا السلام کو بہی فرمایا تہا کہ میری بیٹی

مرنیکی خبر دی ہی حضرت فاطمہ رونے لگیں جناب پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب اہل بیت سے

پہلے مجہسے ملوگی بعد اسکے آخر شب کی دفعہ رات کو

شہدای بقیع کے لئے دعا کی جبکہ وہاں سے مراجعت کی

اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے گہر میں تشریف

لائے اسکے تیں درد سر شروع ہوا اور

دن بدن شدت ہونے لگی یہاں تک کہ

وقت انتقال قریب آیا اور بموجب حکم باریتعالی
کے ملک الموت ایک اعرابی کی صورت میں در
دولت پر حاضر ہوا اور اندر آنیکی اجازت
چاہی حضرت فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا
کہ اسوقت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
مرض کی شدت ہی ملاقات کا وقت نہیں
پھر دوبارہ اندر آنیکی اجازت چاہی پھر وہی
جواب سنا تیسری دفعہ چلا کر کہا سب لوگ
اوسکی آواز سے حیران ہوگئے اور جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی آپ نے
پوچھا کہ کیا حال ہی جو حال تھا سب نے عرض کیا

جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ای فاطمہ یہہ ملک الموت ہی جناب
فاطمہ زہرا نے جو یہہ بات سنی رونے لگیں
آپ نے فرمایا کہ ای میری بیٹی مت رو کہ تیری
رونے پر عرش روتا ہی اور اپنے ہاتھ سے
حضرت فاطمہ کے آنسو پونچھے اور تسلی کی اور
دعا دی کہ اللہ تعالے میری جدائی میں اسکو
صبر دے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے
فرمایا کہ اپنے بیٹوں کو میرے پاس لا جناب
حسن و حسین علیہما السلام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے تو دونو صاحب انکو

اس حال میں دیکھ کر رونے لگے اور کی رونے
کی آواز سنکر جتنے لوگ گھر میں تھے سب رونے
لگے جب سب کے رونیکی آواز آپکے کان میں پہونچی
آپ بھی رونے لگے سکرات موت نے شدت
کی کہ آپکا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا تھا اور سرہانے
پاس ایک پانی کا پیالہ بھرا دھرا تھا آپ
اوسمیں ہات ڈالتے تھے اور روی مبارک کو
ملتے تھے اور فرماتے تھے اللھم اعنی علی سکرات
الموت جب ملک الموت نے اجازت قبض
روح مبارک کی چاہی آپ نے فرمایا کہ ذرا
صبر کرو جبرئیل آجاوے اتنے میں حضرت

جبرئیل آئے آپنے فرمایا کہ اے دوست اس وقت میں
میرے تئیں اکیلا چھوڑتا ہے حضرت جبرئیل نے
کہا کہ آپکو خوشی ہو کہ اللہ تعالی نے مالک دوزخ
کو حکم دیا ہی کہ میرے پیارے دوست کی روح
پاک آسمان پر آویگی دوزخ کی آگ کو بالکل بجھا دے
اور حوروں کو حکم دیا ہی کہ اپنے تئیں آراستہ
کریں اور فرشتوں کو فرمایا ہی کہ اوٹھ کر صف
بصف کھڑے ہوں کہ روح پاک محمد صلی اللہ علیہ
وسلم آتی ہے اور زمینکو حکم دیا ہی کہ زمین پر جا کر
میرے دوست کے گھر کہہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
کہ جب تک تو اور تیری امت بہشت میں

نہ داخل ہولینگے اوسوقت تک سب نبیون
اور امتون پر بہشت حرام ہی اور قیامت کے دن
تیری امت کو اتنا بخشونگا کہ تو راضی ہوجاوے
یہ بات سنکر انبے ملک الموت کو فرمایا کہ
جس کام کو آیا ہی وہ کام کر ملک الموت نے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض کی اور اعلے
علیین مین لیگیا اور کہا کہ یا محمداہ یا رسول رب العالمین
اللہم صل علی محمد وآل محمد اس واقعہ جانکاہ کے بعد
جو لوگ حاضر تھے اونہونے یا کسی فرشتہ نے
اکی اوپر خبر کہ ایک قسم جانور کی ہی اور شاید
اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اور حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور جو مقرب تھے
حالت بیقراری مین گریہ وزاری کرتے تھے
اور سب صحابہ پر وہ حال بیطاقتی اور بیہوشی
کا کہ بعضون نے حضرت کی موت کا انکار
کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش
گنگ ہوگئے اور جناب علی علیہ السلام بیٹھے
کے بیٹھے رہ گئے اور سب صحابہ کا ایسا
برا حال ہوا مگر حضرت عباس آپکے چچا اور
حضرت ابوبکر صدیق نے بہت استقلال
اور کمال ضبط کیا اتنے مین حضرت خضر علی
نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے حجرہ مبارک

مین سے اواز دی کہ آپ کو غسل دو اور حضرت
حضر علی بنیا و علیہ الصلوۃ و السلام نے صحابہ کو
کہ اس غم اور الم مین کوئی اونکا شریک
نہ تہا تسلی دی اور ان الفاظ سے تعزیت کی ان فی اللہ
عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل ہالک و درکا
من کل فائت فباللہ فاثقوا والیہ فارجعوا
فان المصاب من حرم الثواب یعنی اللہ تعالے
کے پاس ہر مصیبت کے واسطے دلاسا ہی اور ہر
مرنیوالے کا عوض ہی اور ہر جانے والی چیز کا
بدلا ہی پہر اللہ پر اعتماد کرو اور اوسکی طرف
رجوع کرو کہ حقیقت مین مصیبت زدہ وہ

ہی جو ثواب سے محروم رہی بعد اسکے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی اور حضرت
عباس اور فضل و قثم حضرت عباس کے بیٹے
اور شقران جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
غلام اور اسامہ نے کپڑون سمیت غسل دیا
اور اوس انصاری بہی حضرت کے نہلانے اور
دہلانے مین حاضر ہوے اور حضرت علی نے
اپکی پیٹ پر ہاتہہ رکہا کہ شکم سے کچہہ نکلا
آپنے کہا کہ صلی اللہ علیک فقد طبت حیا
ومیتا یعنی رحمت خدا کی تم پر ہو کہ پاک ہو تم
جیتے اور مرے اور اپکے تیس تین چادرون

مین تکفین کیا اور ہر شخص نے الگ الگ نماز
پڑھی کوئی امام انکی جنازے پر نہین ہوا اور
جناب عایشہ صدیقہ کے گہر مین انکی قبر شریف
بطور بغلی کے کہدی اور قبر مین قطیفہ کا فرش
ہوا اور اسمین مدفون کیا ۔ نظم گریبان
زمین شد ناگہان چاک ۔ درآمد ہمچو جان در
قالب خاک ۔ مگر شخص زمین ز آتش ہجر ۔ مرد کہ آب
زندگانی را فرو برد ۔ اللہم صل علی روح
النبی المطہری ۔ شفیع الوری فی یوم بعث
و محشری ۔ بشیر نذیر سید القوم جلہ ۔ رسول
کریم خیر ذات و جوہری ۔ وما مثلہ فی الناس

من صلب آدم ۔ بخلق عظیم ثم ذات معطری ۔
اذا نار نورک فی خلق آدم ۔ خیر الملائکہ جلہ
مکبری ۔ اذا لاح بالانوار وجہ محمد ۔ نظم مین
نور بالنجم منوری ۔ سقی محشر الابرار من حوض
کوثر ۔ شرابا طہورا خالیا عن مکدری ۔ عطیات
صلوات اللہ یا سید الوری ۔ علیک سلام
اللہ یا خیر منظری ۔ فقیر حقیر سید احمد حسینی
الحسنی المخاطب بجواد الدولہ سید احمد خان
بہادر عارف جنگ نے اس رسالہ کو
سرور المحزون سے ماخوذ کیا اور چند
مطالب مدارج النبوت سے اسمین بڑہائے

اور بعضی بعضی باتیں اصل رسالہ میں سے کم کردی

گئیں اور جناب استاذی اعلم العلماء و افضل

الفضلاء مولانا محمد نور الحسن صاحب سلمہ اللہ

تعالے کی اصلاح سے صحیح اور درست ہوا

تمام شد